خلافت لائبریری ربوہ

جمعہ | 7-نومبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 248 | جمعہ 6 رجب 1418ھ 7 اخاء 1376ہش 7-نومبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں لوگ حکام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا کوئی نفع اٹھانے کی ایک خیالی امید پر ان کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمت گاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے' حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے' تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقع مخصوص پر نفع پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اس خیالی امید پر انسان اس کے خدمتگاروں کی ایسی خوشامدیں کرتا ہے کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہوں اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی امید پر اس قدر خوشامد کرتا ہے۔ مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدوں کسی معاوضہ کے اور التجا کے اس پر بے انتہا فضل کئے ہیں۔ ذرا بھی پروا نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر وہ انسان اس کو نفع پہنچانا بھی چاہے تو کیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالیٰ کے بدوں پہنچ ہی نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھائے' نفع پہنچانے والا یا خود یہ اس دنیا سے اٹھ جائے یا کسی ایسے خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی حظ اور فائدہ ذاتی اس سے اٹھا نہ سکے۔ غرض اصل بات یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شامل حال نہ ہو۔ انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 363)

خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ تم اپنا سارا مال میری راہ میں خرچ کر دو بلکہ یہی کہتا ہے کہ (-) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں دو۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اس میں سے بھی خدا کی راہ میں دینے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ ایک شخص کسی کو ایک روپیہ دے اور اسے کہے کہ اس میں سے تم دو پیسے تو مجھے لا دینا اور باقی اپنے پاس رکھ لینا لیکن وہ کہہ دے کہ میں تمہیں اس میں سے کچھ نہیں دوں گا پورا روپیہ اپنے ہی پاس رکھوں گا۔ اگر کوئی ایسا کرے تو یقیناً تمام لوگ اس پر لعنتوں کا مینہ برسائیں گے مگر بہت ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں مال اموال دے کر کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ میرے راستہ میں بھی خرچ کرو مگر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہماری ضرورتیں کم ہیں کہ تیرے لئے خرچ کریں۔ اگر ایسے لوگ سوچتے کہ ہمیں تو یہ سب کچھ دینے والا ہی یہ کہہ رہا ہے کہ کچھ میری راہ میں دو تو وہ ضرور دے دیتے کیونکہ وہ تو سارا ابھی لے سکتا ہے مگر بہت کم ہیں ایسے لوگ جو اس بات کو سوچتے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ دو پیسے یا تین پیسے فی روپیہ چندہ مانگا جائے تو شور مچا دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں تم سے انجمن اپنے لئے نہیں کچھ مانگتی بلکہ خدا کے لئے مانگتی ہے اور جو کچھ تم سے لیا جاتا ہے وہ خدا کی راہ میں صرف ہوتا ہے۔ پس جس نے تمہیں ایک روپیہ دیا ہے اس کے لئے اس میں سے تین پیسے دینا کہاں کی موت ہے۔ ایسا شخص سوچے کہ مجھے سوا پندرہ آنے جو مل گئے ہیں کیا یہ کم ہیں۔ وہ اس پر کیوں گھبراتا ہے کہ مجھے تین پیسے دینے پڑے۔ اللہ تعالیٰ میں طاقت ہے اور وہ ایسا کر سکتا ہے کہ اس کی آمدنی کم کر دے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ اپنے دین کے لئے کوئی اور سامان پیدا کر دے۔ پھر اپنے ہاتھ سے اس کی راہ میں کیوں نہ دے دیا جائے۔ وہ تو اپنے لئے خود بھی کاٹ سکتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ

باقی صفحہ 7 پر

یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم راجہ منیر احمد خان صاحب کا تقرر بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مورخہ یکم نومبر 1997ء کو مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ پاکستان کے اجلاس میں انتخاب صدر برائے سال 99-1997ء کی کارروائی عمل میں آئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں انتخاب صدر کی رپورٹ پیش ہوئی تو حضرت صاحب نے ازراہ شفقت شوریٰ کی کثرت رائے کو منظور فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے محترم راجہ منیر احمد خانصاحب کو مزید دو سال کے لئے صدر مجلس مقرر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"منظور ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔"

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 11-اکتوبر 1997ء بروز ہفتہ بیت الفضل لندن میں قبل از ظہر درج ذیل جنازے پڑھائے۔

جنازہ حاضر

(1) والدہ محی الدین عباسی صاحب لندن

جنازہ غائب

1۔ مکرمہ سکینہ سیفی صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم سیفی صاحب ربوہ

2۔ مکرم میجر راجہ عبدالحمید صاحب سابق مربی سلسلہ ربوہ

3۔ مکرم اصغر علی صاحب ہالینڈ

4۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی صالح محمد صاحب ربوہ

5۔ بشریٰ بیگم رفیق صالح صاحبہ بنت مکرم بھائی محمد حسن صاحب ہمشیرہ اسلم خالد صاحب اسلام آباد۔

6۔ مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب ربوہ

سانحہ ارتحال

○ مکرم گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ عبدالحی صاحب جو حضرت شیخ عبدالحق صاحب (وفات یافتہ) رفیق بانی سلسلہ کے بیٹے اور مکرم مولانا شیخ عبدالواحد صاحب (وفات یافتہ) مربی چین و ایران و فجی آئی لینڈ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک طویل علالت کے بعد مورخہ 24 اکتوبر 1997ء OTTOWA کینیڈا میں وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے اور وفات کے وقت عمر 83 برس کے قریب تھی۔ آپ مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ بیت التوحید لاہور کے چچا تھے۔ احباب جماعت دعا کریں مولیٰ کریم آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ کی تدفین بروز ہفتہ کینیڈا ہی میں ہوئی۔

درخواست دعا

○ مکرم اکبر احمد نسیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ سمن آباد لاہور ابن محترم مولانا بشارت احمد نسیم صاحب امروہی مربی سلسلہ (وفات یافتہ) کے دل کا اپریشن نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں مورخہ 97-11-3 کو ہوا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7 نبوت 1376 ہش — 7 نومبر 1997ء

دعا کے ذریعے نفع رسانی

آیئے آج دعا کی بات کریں۔ ہم دعا کے ذریعے اپنے آپ کو اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی، یعنی نفع رسانی کی بات کریں' ایسی بات جس سے ہمیں خود بھی نفع ہو اور دوسرے بھی اس سے متمتع ہوں۔ ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک کسی قدر طویل ارشاد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جائے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔ جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہو تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ (لوگوں میں بہتر وہ ہے جو انہیں نفع پہنچاتا ہے۔) بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔ جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک میں اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے"

اس ارشاد میں سب سے پہلے تو ہمدردی کا حقیقی اور یقینی طریق پیش کیا گیا ہے۔ ہمدردی تو یہ بھی ہے کہ کسی کی مالی طور پر مدد کردی جائے۔ یا جسمانی طور پر کسی کو سہارا دیا جائے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہ کرسکے۔ اس میں اتنی مالی وسعت ہی نہ ہو اور جسمانی طاقت بھی نہ ہو لیکن ایک چیز جو اس کے پاس موجود ہے اور یقینی طور پر موجود ہے وہ دعا ہے۔ جس شخص کو مالی مدد کی ضرورت ہے اس کی اگر مالی مدد نہ کی جاسکے تو دعا کے ذریعے مدد کی جاسکتی ہے۔ دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کردیتا ہے کہ جس کو مدد کی ضرورت ہے اس کی مدد ہو جاتی ہے اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ کہ مدد کہاں سے آئی اور کیسے آئی۔ لیکن مدد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جس شخص کو جسمانی ہمدردی کی ضرورت ہے اور کوئی شخص اس کی جسمانی ہمدردی نہیں کرسکتا۔ وہ اس کے لئے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ وہ اپنے تمام کام اسباب ہی کے ذریعے کرتا ہے۔ اس دنیا میں اسباب کی بڑی اہمیت ہے۔ لیکن اسباب کا مہیا ہو جانا بھی اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مہیا فرمائے تو اسباب مہیا ہوتے ہیں۔

پس جب دعا کی جاتی ہے تو مسبب الاسباب اسباب پیدا کردیتا ہے۔ اور پھر آپ نے جو یہ فرمایا کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ دشمن تو وہی ہوتا ہے نا جو آپ کو ضرر پہنچائے۔ اور آپ کو اگر اس کے سلسلے میں کوئی انقباض ہے تو اسی لئے ہے نا کہ وہ آپ سے دشمنی کرتا ہے اور آپ کو ضرر پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ دشمنوں کو بھی دعا سے باہر نہ رکھیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ دعا یہ کی جائے کہ وہ اور دشمنی میں بڑھ جائے۔ اور آپ کو زیادہ سے زیادہ ضرر پہنچائے بلکہ دعا یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحیح راستے پر لگا دے۔ اگر وہ آپ سے دشمنی چھوڑ کر آپ سے دوستی کرنے لگے اور قدم قدم پر آپ کے کام آنے لگے تو کیا آپ کی دعا بے کار گئی۔ آپ کی دعا نے ایک دشمن کو ایک دوست کے روپ میں بدل دیا۔ تو آپ دعا کیوں نہ کریں گے۔ کون نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی دشمن نہ رہے دشمن کے لئے دعا اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ دشمنی میں بڑھ جائے بلکہ اس لئے ہوتی ہے کہ اس کی دشمنی کم ہو جائے اور وہ دوستی کا اظہار کرنے لگے۔ اس کی اصل بنیاد یہ ہے کہ دعا جتنی زیادہ وسیع ہوگی۔ اسی قدر اس کا فائدہ زیادہ ہوگا۔ اور سب سے زیادہ فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا۔ آپ نے دشمن کے حق میں دعا کی اور وہ آپ کا دوست بن گیا تو گویا کہ آپ کے دوستوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ آپ کے مددگار پہلے سے زیادہ ہوگئے۔ ہوا نا آپ کو فائدہ۔ دعا تو کی تھی دشمن کے لئے لیکن دعا کی ایسی 'کہ اس نے اس کی دشمنی کو دوستی میں بدل دیا۔ اور پھر اس سے یہی فائدہ نہیں ہوتا کہ وہ آپ کا دوست بن جاتا ہے بلکہ یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جو برے کام کرتے ہیں اگر اچھے کام کرنے والا بنا دیا جائے تو یقیناً یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔ اس سے انسان کو اپنا قرب عطا کرتا ہے۔

پس اپنوں کے لئے بھی دعا کی جائے اور دشمنوں کے لئے بھی دعا کی جائے۔ اس سے دشمن بھی اپنے دوست بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ بھی زیادہ خوش ہوگا۔ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے۔ عمر کی درازی کے متعلق یہ بات ضرور سمجھ لینی چاہئے کہ عمر اگرچہ عام طور پر سالوں سے ماپی جاتی ہے لیکن دراصل عمر سالوں سے ماپنے کا کوئی مطلب نہیں عمر چھوٹی بھی ہو اور یادگار اچھی ہو تو یادگار قائم رہتی ہے اور گویا وہ انسان زندہ ہی ہوتا ہے۔ اور عمر زیادہ بھی ہو اور کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس سے وہ یاد رکھا جاسکے تو وہ لمبی عمر اس کے کس کام آئے گی۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانا ایسی بات ہے جس سے لوگ یاد رکھے جاتے ہیں۔ جس سے لوگوں کے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ وہ زندہ ہوں تب بھی اور بظاہر زندہ نہ ہوں تب بھی۔ یہ ہے دراصل عمر کی درازی۔ ورنہ تو ایسا بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا بھی ہے کہ بعض لوگ جو دوسروں کے لئے دعا کرتے ہیں وہ بظاہر چھوٹی عمر میں ہی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ لیکن اس دنیا سے چلے جانے کے باوجود لوگوں کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ موجود ہیں۔ ان کی دعائیں انہیں لگ رہی ہیں۔ ان کی نفع رسانی جاری ہے۔ اور ان کا مفید وجود اب بھی ایسا ہی ہے جیسے کہ دنیا میں موجود ہوں۔

پس اس بات کو کبھی نہ بھولئے کہ عمر کی درازی سالوں سے نہیں ماپی جاتی بلکہ نیکیوں سے' اچھے کاموں سے' فائدہ رسانی سے ماپی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص نیک ہے اچھے کام کرتا ہے۔ لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اگر وہ اس دنیا میں موجود نہ بھی رہے تو ایک طرح سے موجود ہی ہوتا ہے۔ لوگ اسے موجود ہی سمجھتے ہیں اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور اس کی مثالیں دے کر لوگوں کو نیکی پر ابھارتے ہیں۔

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ نفع رسانی زندگی میں بھی کام آتی ہے اور زندگی کے بعد بھی کام آتی ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ نفع رسان کے لئے تو گویا ایسا ہی ہے کہ وہ مر کر بھی زندہ رہتا ہے۔ اور نفع رسانی کے متعلق جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا سب سے آسان طریق دعا ہے۔

آیئے ہم دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی اپنوں کے لئے بھی دوستوں کے لئے بھی۔ دشمنوں کے لئے بھی۔ ساری دنیا کے لئے۔ ہم سراپا دعا بن جائیں اور دعا بن کر سراسر نفع رسان ہستی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

درختوں کے پتّوں پہ پیغام لکھو
جہاں بھر میں ہر شخص کے نام لکھو
ہر اک کو بتاؤ کہ کیا کچھ کرے وہ
کوئی بات لکھو' کوئی کام لکھو
لگا دو شب و روز اپنے اسی میں
کبھی صبح لکھو' کبھی شام لکھو

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:-

ہمارے استاد اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور لڑکوں کی نگرانی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کرتے اس میں شک نہیں کہ بہت حد تک نتیجے کی ذمہ داری لڑکوں پر بھی ہے۔ لیکن جہاں تک نگرانی کا تعلق ہے میں اس کی ذمہ داری استادوں پر ڈالتا ہوں کہ انہوں نے کیوں ان کی نگرانی نہیں کی۔ جہاں تک شوق پیدا کرنے کا سوال ہے۔ خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ طلباء کے لئے ایسے طریق سوچیں جن کی وجہ سے خدام میں تعلیم کا شوق ترقی کرے۔ بہر حال نگرانی سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ پڑھائی کے وقت سب خدام گھروں میں بیٹھ کر پڑھائی کریں اور جو طالب علم باہر پھرتا ہوا پکڑا جائے اس سے باز پرس کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدام اس پر عمل کریں تو جن طالب علموں کو باہر پھرنے کی عادت ہے۔ وہ خود بخود گھر میں سٹڈی کرنے پر مجبور ہونگے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ باہر تو پھر نہیں سکتے چلو کوئی کتاب ہی اٹھا کر پڑھ لیں۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ "جاندے چور دی لنگوٹی ہی سہی" یعنی جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ اگر چور چوری کرکے بھاگا جارہا ہو تو تم اس سے اور کچھ نہیں چھین سکتے تو اس کی لنگوٹی ہی چھین لو آخر کچھ نہ کچھ تو تمہارے ہاتھ آجائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں ایک فقیر تھا جو اکثر اس کمرے کے سامنے جہاں پہلے محاسب کا دفتر تھا بیٹھا کرتا تھا۔ جب اسے کوئی آدمی احمدیہ چوک میں سے آتا ہوا نظر آتا تو کہتا ایک روپیہ دے دے۔ جب آنے والا کچھ قدم آگے آجاتا تو کہتا اٹھنی ہی سہی جب وہ کچھ اور آگے آتا تو کہتا چونی ہی دے دے۔ جب اسکے مقابل پر آجاتا تو کہتا دو آنے ہی دے دے۔ جب اس کے پاس سے گذر کر دو قدم آگے چلا جاتا تو کہتا ایک آنہ ہی سہی جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا ایک پیسہ ہی دے دے، جب کچھ دوسرے اور آگے چلا جاتا تو کہتا دھیلہ ہی سہی جب جانے والا اس موڑ کے قریب پہنچتا جہاں سے بیت الاقصیٰ کی طرف مڑتے ہیں تو کہتا ایک پکوڑا ہی دے دے۔ جب دیکھتا کہ آخری نکر پر پہنچ گیا ہے تو کہتا مرچ ہی دے دے۔ وہ روپیہ سے شروع کرتا اور مرچ پر ختم کرتا۔ اسی طرح کام کرنے والوں کو بھی یہی سمجھنا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ تو ہمارے ہاتھ آہی جائے گا۔ اگر پہلی دفعہ 100 میں سے ایک پڑھائی کی طرف توجہ کرے گا تو اگلی دفعہ دو ہو جائیں گے۔ اس سے اگلی دفعہ چار ہو جائیں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ بڑھتے چلے جائیں گے۔ پس کام کرو اور پھر نتیجہ دیکھو۔ جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجے کے ہو سکتے ہیں۔

لیکن جن کے من حرامی ہوں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کام کرتے ہیں لیکن نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے "نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے" کہنے سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے تو اپنی طرف سے پوری محنت کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے دشمنی نکال رہا ہے۔ یہ کہنا کس قدر حماقت اور بے وقوفی کی بات ہے گویا اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو کام ہم کرتے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ لیکن اچھے یا برے نتیجے کا دارومدار ہمارے اپنے کام پر ہوتا ہے۔ کسی شخص نے 1/10 حصہ کسی کام کے لئے محنت کی تو قانون قدرت یہی ہے کہ اس کا 1/10 نتیجہ نکلے گا۔ اب اس کے 1/10 حصہ نکلنے کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کی وجہ سے 1/10 حصہ نتیجہ نکلا۔ ورنہ اس نے محنت زیادہ کی تھی۔ قانون قدرت کسی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ لیکن شرارتی نفس یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اپنا سارا فرض ادا کر دیا تھا لیکن اللہ میاں اپنا فرض ادا کرنا بھول گیا۔ اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے پس جہاں تک محنت اور کوشش کا سوال ہے نتائج ہمارے ہی اختیار میں ہیں اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو سمجھ لو کہ ہمارے کام میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آسکیں اگر ہمارے پاس ریکارڈ محفوظ ہو تو ہم اندازہ کر سکیں گے کہ پچھلے سال سے اس سال (عبادات) میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی۔ تعلیم میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی اخلاق میں کتنے فیصدی ترقی ہوئی کتنے خدام پچھلے سال باہر کی جماعتوں سے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے آئے اور کتنے اس سال آئے۔ اسی طرح باہر کی خدام الاحمدیہ کی جماعتیں بھی اپنے ہاں ان باتوں کا ریکارڈ رکھیں کہ پچھلے سال تعلیم کتنے فی صدی تھی اور اس سال کتنے فی صدی ہے اخلاق میں کتنے فی صدی ترقی ہوئی۔ اور یہ قانون بنا دیا جائے کہ ہر جماعت یہاں اجتماع کے موقع پر اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا قدم ترقی کر طرف جارہا ہے یا تنزل کی طرف اس میں شبہ نہیں کہ کبھی اندازے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے لیکن عام طور پر اندازہ صحیح ہوتا ہے۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو کچھ نہ کچھ قدم ضرور ترقی کی طرف اٹھے گا۔ صحیح اندازہ لگانے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ 10 فیصدی کام اس رپورٹ سے کم کر دیا جائے۔ مثلاً کسی جماعت کی ترقی 12 یا 15 فیصدی ہے تو اس میں سے 10 فیصدی کم کرنے کے بعد ہم کہیں گے کہ اس جماعت نے 10 فیصدی ترقی کی ہے۔ پھر تمام جماعتوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے کہ دعوت الی اللہ کے طور پر کون سے مجلس اول ہے۔ تعلیم میں کون سے مجلس اول ہے۔ اخلاق کی ترقی میں کون سے مجلس اول ہے۔ ہاتھوں

باقی صفحہ 6 پر

خدا کا سہارا لو

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

(ایمان لانے والوں) کو ان فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو الٰہی جماعتوں کو کامیاب بنانے میں ممد ہوتے ہیں اور جنکے بغیر غلبہ کا حصول ناممکن ہوتا ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ دنیوی جماعتوں کا طریق کار بالکل علیحدہ ہوتا ہے اور ان پر دینی جماعتوں کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ دنیوی جماعتوں کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ سچ سے کام لیں۔ وہ جھوٹ فریب اور دغابازی سے کام لیتی ہیں اور اس طرح ہر ممکن ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں مگر یہ ہتھیار جو عام طور پر دنیا میں کامیابی کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ دین میں ان کو بالکل حرام قرار دیا گیا ہے۔ دنیوی امور میں لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزراہ نہیں وہ فریب سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فریب کے بغیر گزارا نہیں وہ منافقت سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منافقت کے بغیر گذارہ نہیں جب ایک قوم دوسری قوم کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ جب اس کی ساری قوتیں دوسری قوم پر حملہ کرنے کے لئے مجتمع ہو رہی ہوتی ہیں جب اس کے سارے محکمے اپنے کیل کانٹے درست کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت دنیا دار حکومتیں بڑے زور سے یہ اعلان کرتی سنائی دیتی ہیں۔ کہ ہمارے تعلقات اس حکومت سے بڑے اچھے ہیں اور جب وہ جنگ کا فیصلہ کر چکی ہوتی ہیں ان کے مدبر بڑے زور شور سے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم صلح کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں گے مگر ان کی غرض ان اعلانات سے یہ ہوتی ہے کہ اگر ہمارا دشمن بے وقوف بنایا جاسکے تو اسے بے وقوف بنائیں۔ اس کے مقابلے میں ان کا دشمن بھی اسی طرح کر رہا ہوتا ہے جس طرح وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ بھی دھوکہ اور فریب اور جھوٹ استعمال کر رہا ہوتا ہے مگر دین کے ساتھ تعلق رکھنے والی جماعتوں کو اس قسم کا طریق اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہوتی انہیں اگر کہا جاتا ہے تو یہ کہ تمہیں اچانک حملہ کرنے کی اجازت نہیں اور اگر تمہارا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہے اور تم دیکھتے ہو کہ دوسرا فریق اس معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو ایک لمبا عرصہ قبل یہ اعلان کر دو کہ ہمارا تمہارا معاہدہ ختم ہے۔

اس کے بعد اگر چاہو تو دوسری قوم سے لڑ سکتے ہو۔ پس دینی قوموں کے لئے مشکلات بہت زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ جن تدابیر کو دنیا اختیار کر سکتی ہے۔ ان کو وہ تدابیر اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے عقلی طور پر کوئی ایسا قائم مقام ہونا چاہئے جو جھوٹ اور فریب اور دغا کے مقابلے میں نیکوں کا سہارا ہو۔ اس سہارے کا اللہ تعالیٰ نے (-) میں ذکر کیا ہے فرماتا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم رکوع کرو رکوع سے مراد اس جگہ عبادت والا رکوع نہیں۔ بلکہ رکوع کے معنے عبادت کے علاوہ بھی ہوتے ہیں اور وہ معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اس کی طرف جھک جانا اور ماسوا اللہ کا خیال اپنے دل سے بکلی نکال دینا۔ گویا کامل توحید کے خیالات دل میں پیدا کر لینا اور ماسوئی کی عبادت اس پر انحصار اور توکل اور امید کا دل سے خیال نکال دینا۔ اس کا نام عربی زبان میں رکوع ہے۔ چنانچہ عربی زبان کا محاورہ ہے (-) کہ فلاں شخص ہر ایک دنیوی چیز کا خیال دل سے نکال کر خدا تعالیٰ کی طرف جھک گیا۔ پس اس جگہ رکوع سے مراد وہ رکوع نہیں۔ جو عبادت میں کیا جاتا ہے کیونکہ وہ رکوع ہم علیحدہ نہیں کرتے بلکہ عبادت کا حصہ ہوتا ہے۔ خالی رکوع دین حق میں کہیں ثابت نہیں (-) خالی رکوع کا رتمًا بھی دین حق میں ثبوت نہیں ملتا۔ پس رکوع سے مراد یہاں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا نہیں بلکہ ماسوئی اللہ کا خیال اپنے دل سے نکال کر کامل توحید پر ایمان رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کا نام رکوع رکھا گیا تھا۔ یہ گویا (ایمان لانے والوں) کے لئے ان چیزوں کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ جن کو چھوڑنے کا اسے حکم ہے۔ رکوع کا لفظ اصل میں اسی لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کہ رکوع میں ایک چیز ٹیڑھی ہو جاتی۔ ہے اور سہارا ہمیشہ ٹیڑھا ہو کر لیا جاتا ہے جو شخص سیدھا کھڑا ہو گا وہ سہارا نہیں لے سکتا اور اگر وہ سہارا لینا چاہے گا تو اسی وقت لے سکے گا جب وہ ٹیڑھا ہو گا تو (اور رکوع کرو) کے معنے در اصل خدا تعالیٰ پر سہارا لینا اور اس کے اوپر جھک جانا ہے۔ جھوٹ ' فریب اور منافقت یہ دنیا کے سہارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو بڑے گندے سہارے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو اور ان کے قریب بھی مت پھٹکو۔ جب دنیا کے سہارے ایک انسان سے لے لئے جائیں تو لازماً وہ کسی سہارے کا محتاج ہو گا کیونکہ انسان سخت کمزور اور بے بس ہے۔ ایک کمزور انسان جو بیمار بھی ہو کر چز (بیساکھیوں) پر چلتا ہے۔ یا کھڑا ہوتا ہے تو دیوار کی ٹیک لگا لیتا ہے۔ یا دم لینے کے لئے کرسی پر جا بیٹھتا ہے یا اگر لیٹے لیٹے سر اٹھاتا ہے تو کہنی کا سہارا لے لیتا ہے یا گاؤ تکیہ اپنے پیچھے رکھ لیتا ہے۔ تو کمزوری اور بیماری کے وقت انسان کو دوسری چیزوں کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ انسان عالم روحانی میں سخت کمزور ہے اور ہزاروں خفیہ باتیں ایسی پیدا ہو جاتی ہیں جو اس کی ترقی کی راہ میں روک بن کر حائل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس عالم میں بھی وہ کسی نہ کسی سہارے کا محتاج ہوتا ہے۔ دنیادار شخص ایسے موقعے پر دغا' فریب' جھوٹ اور مکاری کا سہارا لیتا ہے۔ مگر (ایمان لانے والوں) کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان امور سے بچو۔ تم نہ فریب سے کام لو' نہ جھوٹ سے کام لو' نہ دھوکے سے کام لو اور نہ کسی ناجائز ہتھیار کو استعمال کرو۔ اب جبکہ ایک کمزور انسان کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت اللہ ہادی، ٹورانٹو، کینیڈا

کینیڈا کی دریافت

1992ء میں یورپ و امریکہ نے
Christopher Columbus, (1446-1526)
کے تاریخی بحری سفر کی پانچ سو سالہ برسی منائی۔ جس نے 12 اکتوبر 1492ء کو امریکہ دریافت کیا تھا۔ اور ہر سال پورے امریکہ میں 12 اکتوبر کو تعطیل ہوتی ہے۔ لیکن اب کولمبس کی اس دریافت کے متعلق مختلف حلقوں میں بہت اختلاف اور تضاد پایا جاتا ہے۔ اور مورخین نے یہ ثابت کیا ہے کہ کولمبس سے پہلے بحری قزاق امریکہ پہنچے تھے۔ اور انہوں نے ہی کینیڈا کو دریافت کیا تھا۔ تاہم امریکہ کے اکثر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ کولمبس نے ہی امریکہ دریافت کیا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی تسلیم کی جاتی ہے کہ کولمبس براعظم شمالی امریکہ کے ساحل پر نہیں پہنچا تھا۔ مورخین کہتے ہیں کہ اس کے سفر کے پانچ سال بعد 1497ء میں اٹلی کا رہنے والا ایک شخص جو انگلستان کے بادشاہ ہنری ہفتم کے ہاں ملازم تھا' دراصل وہ شمالی امریکہ کے ساحل پر اس جگہ پہنچا تھا جسے کینیڈا کہا جاتا ہے۔ اس جہاز ران کا نام
Giovanni Caboto, (1447-1499)
تھا اور اس نے اپنا نام انگریزی میں خود بدل کر John Cabot, رکھ لیا تھا اس لئے وہ اپنے انگریزی نام یعنی John Cabot سے ہی زیادہ مشہور و معروف ہوا۔

کینیڈا کے عوام نے اس سال جان کیبٹ کے بحری سفر کو وسیع پیمانہ پر منایا۔
Canada Post Corporation
نے 24 جون کو ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا جو اس کے بحری سفر کی یاد کو تابندہ کرتا ہے۔ دراصل 24 جون ہی وہ تاریخ تھی جب جان کیبٹ اس جگہ پہنچا جو آج نیوفاؤنڈ لینڈ یا کیپ بریٹن کا جزیرہ کہلاتا ہے۔ اٹلی اور انگلستان نے بھی اس موقع پر یادگاری ٹکٹ جاری کئے۔ لوگوں کے ایک گروہ نے ٹورانٹو بندرگاہ سے نیوفاؤنڈ لینڈ تک ایک کشتی میں سفر کرکے اس کی یاد کو تازہ کیا۔ اٹلی سے آئے ہوئے کینیڈین لوگوں نے بھی جان کیبٹ کی پانچ سو سالہ برسی منانے کی بڑے زور و شور سے تیاری کی۔

پورے کینیڈا میں 24 جون کو جان کیبٹ کا دن بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اس کی برسی منانے والوں کا کہنا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی پہنچا وہ بہرکیف آج کینیڈا کہلاتا ہے۔ اس لئے ہم جان کیبٹ کی برسی کو بڑی شان و شوکت سے منا رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ یہ دن انگلستان' اٹلی اور کینیڈا کے بین الاقوامی تعلقات کو فروغ دینے کا موجب ہوگا اور ہمارے قومی وقار کو چار چاند لگائے گا۔

اگرچہ
Christopher Columbus, (1446-1526)
کے تاریخی اور مشہور بحری سفر سے جو اس نے 1492ء میں کیا تھا' یورپ کے لوگ اس بات سے آشنا تو ہو گئے کہ بحرالکاہل سے پرے نہایت زرخیز اور وسیع علاقے ہیں۔ تاہم یہ
Giovanni Caboto, (1447-1499)
ہی تھا جو 24 جون 1497ء کو اس خطہ ارض کے ساحل پر پہنچا' نہ کہ کرسٹوفر کولمبس۔ جسے آج کینیڈا کہا جاتا ہے۔ جان کیبٹ بھی اٹلی کی ایک ملاح تھے۔ ان کا یہ بحری سفر کولمبس کے بحری سفر کے پانچ سال بعد 1497ء میں شروع ہوا تھا۔ اور اب جبکہ اس سال کینیڈا بھر میں اس کی 500 سالہ برسی منائی گئی۔ کینیڈا کی دیکھا دیکھی اٹلی اور انگلستان نے بھی جان کیبٹ کی برسی منائی۔

جان کیبٹ نے جس بحری جہاز میں سفر کیا تھا۔ اس کی ایک ہو بہو نقل انگلستان میں پچھلے سال بنائی گئی تھی۔ اور اسے پہلے والا نام The Mathew ہی دیا گیا تھا۔ اسی بحری جہاز نے جو آزمائشی سفر کئے ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سمندری سفروں کے قابل تھا جان کیبٹ کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے یہ بحری جہاز 2 مئی 1997ء کو انگلستان سے نیوفاؤنڈ لینڈ کے لئے روانہ ہوا۔

مورخین کا خیال ہے کہ کینیڈا میں نیوفاؤنڈ لینڈ ہی وہ جگہ ہے جہاں سے آج سے پانچ سو سال قبل جان کیبٹ نے سرزمین کینیڈا میں قدم رکھا تھا۔ اس بحری سفر کی تیاریوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا کہ یہ بحری بیڑا نیو فاؤنڈ لینڈ میں Bonavista کے مقام پر 24 جون کو ہی پہنچے۔ اور یہ وہ اصل تاریخ ہے کہ جب پانچ سو سال قبل جان کیبٹ یہاں پہنچے تھے۔

تاریخی شواہد کی بناء پر صوبہ نیوفاؤنڈ لینڈ کی حکومت ہی کینیڈ کا پہلا قدم ہے۔ اور ہر ممکن کوشش کی گئی کہ یہ برسی تاریخی لحاظ سے نہایت اہم ہو اور سیاحوں کے لئے بھی باعث کشش بھی ہو۔ چنانچہ سارے کینیڈا میں اٹالین کینیڈین گروپ نے بھی مختلف طریقوں سے اس برسی کو منانے کے لئے بڑے زور و شور سے انتظامات کئے۔ اور Lake Ontario سے ایک سو چھوٹے بحری جہازوں کے بیڑے نے نیوفاؤنڈ لینڈ تک سفر کیا۔

جان کیبٹ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی پیدائش کولمبس کی پیدائش کے کم و بیش ایک سال بعد 1447ء میں ہوئی تھی۔ غالب خیال ہے کہ (1447-1499) John Cabot, کی پیدائش کا مقام بھی Genoa تھا۔ انہوں نے چھوٹی ہی عمر میں Venica کی ملازمت میں ملاحی شروع کی۔ اور Mediterranean اور اس کے قرب و جوار میں سمندری سفر کئے۔ جب انہوں نے Marco Polo اور دوسرے سیاحوں کے حالات پڑھے اور Cathy گئے تو انہیں اس میں بہت ہی دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے کولمبس سے الگ تھلگ آزادانہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ وہ یورپ سے شمال اور پھر مغرب کی طرف بحری سفر کرتے ہوئے مشرق کو جانے والا سمندری راستہ تلاش کریں گے۔

چنانچہ اس مہم جوئی کے لئے انہیں اٹلی میں کوئی مدد نہ مل سکی۔ اور وہ اپنی Venetian بیوی اور تین بچوں کو لے کر انگلستان چلے گئے ان دنوں انگلستان Icelandic اور سیکنڈے نیویا سے سمندری تجارت کا مرکز تھا لیکن کیبٹ ایسے سمندری سفروں میں کوئی خاص دلچسپی نہ لیتے تھے جن کا مقصد نئی زمینوں کو دریافت کرنا نہ ہو۔ جان کیبٹ اپنے خاندان کے ساتھ مشہور بندرگاہ برسٹل میں آباد ہو گئے۔ دس سال سے زیادہ عرصہ تک وہ بادل نخواستہ بحری تجارتی سفروں میں مصروف رہے۔ لیکن جب ہنری ہفتم کی تاج پوشی ہوئی تو انہیں بالآخر ایک سرپرست کی پشت پناہی حاصل ہو گئی۔ یہ صاحب بہت ہی بااثر تھے ان کی کوششوں سے جان کیبٹ کو اس بحری سفر کی اجازت مل گئی اس وقت شاہی خزانہ تو خالی تھا مگر بادشاہ سلامت ان سے بہت ہی متاثر ہوئے اور انہیں اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ سمندر پار جاکر مختلف ممالک تلاش کریں اور انہیں انگلستان کے بادشاہ کی تولیت میں لے لیں۔

ہنری ہفتم کی اس عنایت اور نظر کرم سے جان کیبٹ نے اتنی رقم اکٹھی کر لی کہ ایک چھوٹے جہاز کو ساز و سامان سے لیس کر سکیں اور اٹھارہ ملاحوں کو ملازم رکھ سکیں۔ ان میں سے تین ملاح ان کے اپنے بیٹے تھے۔ اس جہاز کا نام Mathew رکھا اور انہوں نے 2 مئی کو اپنا بحری سفر شروع کیا۔ اور 24 جون کو وہ سب سے پہلے ایک نئے خطہ زمین پر پہنچے اور اسے بادشاہ ہنری ہفتم کے نام پر اپنی تولیت میں لیا۔ انہوں نے یہ دیکھا کہ اس خطہ زمین میں بہت سے جنگلات ہیں۔ آب و ہوا معتدل ہے اور سمندروں میں اتنی زیادہ مچھلی ہے کہ انگلستان کو مچھلی کی ضروریات کے لئے Icelandic اور سیکنڈے نیویا کے سمندروں پر انحصار نہیں کرنا پڑے گا۔

وہاں جو لوگ آباد تھے ان سے جان کیبٹ نے کوئی خاص رابطہ قائم نہیں کیا البتہ جس جگہ جہاز سے اترے وہاں انہوں نے انگلستان کے پرچم کو لہرایا۔ غالباً وہ جگہ نیوفاؤنڈ لینڈ ہی تھی لیکن بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ وہ Cape Breton تھی۔ بہرکیف وہ سرزمین کینیڈا ہی تھی۔

جان کیبٹ جب اس مہم کو فتح کرکے واپس انگلستان پہنچے تو بادشاہ سلامت اور ان کے درباریوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا اور ان سے بے حد متاثر ہوئے اور اس مہم کو سر کرنے کی وجہ سے جان کیبٹ The Great Admiral کے نام سے مشہور ہوئے۔ بادشاہ سلامت نے انہیں 10 پونڈ کا تحفہ دیا اور 20 پونڈ کا سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ یاد رہے کہ آج سے پانچ سو سال قبل یہ رقم غیر معمولی طور پر زرکثیر سمجھی جاتی تھی۔

اس پرجوش خیر مقدم اور پذیرائی کے بعد انہوں نے اپنے دوسرے بحری سفر کے لئے مالی لحاظ سے بہت اچھی تیاری کی۔ اور 5 جہازوں اور 300 ملاحوں کے ساتھ 1498ء میں روانہ ہوئے۔ تاہم ان کی واپسی کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب وہ واپس آرہے تھے تو ان کے تمام جہاز ڈوب کر غرق ہو گئے تھے۔ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ ساحل Labrador پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور وہاں کے باشندوں سے کئی مواقع پر انہوں نے رابطہ بھی قائم کیا۔ پرتگال کے بعض سیاح جب 1501ء میں یورپ واپس آئے تو اپنے ساتھ لیبراڈر سے بعض Boethuks لائے ان لوگوں نے جو انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں وہ وینس کی بنی ہوئی تھیں۔ پھر ان کے پاس ایک ٹوٹی پھوٹی تلوار بھی تھی۔ جس کے متعلق بلاشبہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اٹلی کی بنی ہوئی تھی۔ ان قرائن اور شواہد سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جان کیبٹ براعظم امریکہ میں دوسری مرتبہ بھی پہنچے۔ لیکن ان کے دوسرے بحری سفر کے متعلق بہت کم لوگوں کو علم ہے۔ لیکن یہ امر مسلمہ ہے کہ انہوں نے 1499ء میں اپنا سالانہ وظیفہ وصول کیا۔ اس کے بعد ان کا کوئی اتہ پتہ نہیں ملتا۔ اس سے ہم یہ تو قیاس کر سکتے ہیں کہ یا تو وہ سمندر میں ڈوب کر مر گئے یا انگلستان واپس جانے کے بعد وفات پا گئے۔

امریکہ کے مشہور و معروف مورخ
Frederic Kidder (1804-1885)
نے شمالی امریکہ کی دریافت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے جان کیبٹ کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے شمالی امریکہ کے ساحل پر سب سے پہلے قدم رکھا تھا۔ گو کہ کینیڈا کی تاریخ کی کتابوں میں جان کیبٹ کا ذکر نہیں ملتا تاہم ان کا نام دو جغرافیائی سنگ میل کے طور پر ضرور ملتا ہے۔ ان میں سے ایک تو Cabot Strait ہے جو نیوفاؤنڈ لینڈ اور Cape Breton کے درمیان 70 میل لمبا پانی کا ایک ٹکڑا ہے اور دوسرے وہ شاندار اور خوبصورت شاہراہ ہے جو کیپ بریٹن میں سے گزرتی ہے اس کا نام Cabot Trail ہے۔

جون 1997ء میں بہت سے لوگوں نے کینیڈا میں جان کیبٹ کے نام اور ان کے کارناموں کو نہایت عزت اور احترام سے یاد کیا وہ یقیناً ان کے شایان شان تھا کہ کس طرح اس عظیم مرد مجاہد اور عظیم امیرالبحر نے ایک چھوٹے سے جہاز میں بحری سفر کرکے سمندر کے ہولناک طوفانوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور ان کی انتھک کوشش سے براعظم امریکہ کے غیر معروف علاقے دریافت ہوئے اور وہاں آبادی کا راستہ کھل گیا۔ آج شمالی امریکہ جو دنیا کے بیشتر ممالک کی آماجگاہ بنا ہوا ہے وہ جان کیبٹ کی بے مثل اور بے نظیر قربانیوں کا رہین منت ہے۔ شمالی امریکہ کی سرزمین وہ زرخیز زمین ہے جہاں دنیائے افق کی ہر تہذیب' ہر تمدن' ہر کلچر' ہر زبان' ہر رنگ' ہر نسل اور ہر مذہب کے لوگ آباد ہیں۔ جہاں انسانی حقوق کی سب سے زیادہ حفاظت کی جاتی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل احمد فانی- ربوہ

نئی امریکن گرین کارڈ ویزا لاٹری 1999ء

نئی امریکن گرین کارڈ لاٹری سکیم 1999ء کے لئے درخواستوں کی تاریخ تفصیلات اور شرائط کا اعلان ہو چکا ہے۔

ویزا لاٹری اسکیم میں جن ممالک کے شہریوں کو شمولیت کی اجازت ہے ان میں پاکستان' سری لنکا' افغانستان' ایران اور دوسرے ایشیائی ممالک شامل ہیں جبکہ بھارت' فلپائن' چین' تائیوان' جنوبی کوریا اور ویت نام کے شہری درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں۔ امریکن گرین کارڈ ویزا لاٹری سکیم میں کوئی امریکی ادارہ یا وکیل کوئی خاص تکنیک استعمال کر کے لاٹری میں نام نکلنے کے مواقع میں اضافہ نہیں کر سکتا۔

درخواست دینے کی تاریخ کیا ہے؟

گذشتہ برسوں میں یہ درخواستیں سال کے شروع میں طلب کی جاتی تھیں ابھی 1998ء کے لئے منعقد کردہ لاٹری میں کامیاب خوش قسمت امیدواروں کو امیگریشن کا کام جاری ہے مگر ساتھ ہی امریکی محکمہ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ انتظامی ضرورتوں کے اعتبار سے یہ زیادہ مناسب ہے کہ 1999ء کے لئے لاٹری کا کام 30 ستمبر 1999ء تک مکمل کر لیا جائے جس کے لئے 24 اکتوبر تا 24 نومبر 1997ء کے عرصہ میں درخواستیں وصول کی جائیں گی اور اپریل تا جولائی 1998ء کے عرصہ میں بذریعہ ڈاک لاٹری میں کامیاب اور خوش قسمت افراد کو ان کا نام نکلنے کی اطلاع بھیجی جائے گی اور 30 ستمبر 1999ء تک لاٹری میں کامیاب افراد کی درخواستوں کی جانچ پڑتال اور دستاویزی کام مکمل کر کے انہیں اور ان کے اہل خانہ کو امیگرنٹ ویزا جاری کر دیا جائے گا۔ ڈی وی 1999ء کی درخواستیں نیشنل ویزا سنٹر پورٹس ماؤتھ نیو ہمشائر میں 24 اکتوبر 1997ء سے 24 نومبر 1997ء تک بذریعہ عام ڈاک وصول کی جائیں گی۔ کوریئر' ایکسپریس میل یا رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کی گئی درخواستوں کو مسترد کر دیا جائے گا یہ درخواستیں از خود ہی مسترد ہو جائیں گی۔ ایک شخص کی طرف سے ایک سے زائد درخواستیں از خود مسترد ہو جائیں گی۔ 24 اکتوبر 1997ء کو دوپہر سے لیکر 24 نومبر 1997ء کی دوپہر کے درمیان عام ڈاک کے ذریعہ تمام درخواستیں موصول ہو جائیں گی۔ تمام درخواستیں عام ایئر میل (اندرون امریکہ فرسٹ کلاس) سے آنی چاہئیں۔ بیرون امریکہ سے تمام درخواستیں عام ڈاک سے روانہ کی جائیں۔ 24 اکتوبر 1997ء کی دوپہر سے قبل اور 24 نومبر 1997ء کی دوپہر کے بعد وصول ہونے والی درخوستیں لاٹری میں شامل نہیں کی جائیں گی۔

درخواست دینے کا اہل کون ہے؟

پاکستان سمیت درخواست دینے کے اہل کسی بھی ملک کا ہر وہ شہری جو ویزا لاٹری کے معیار اہلیت پر پورا اترتا ہو وہ درخواست دینے کا مجاز ہے تمام ایسے پاکستانی جو بارہویں درجے تک امتحان اور تعلیم مکمل کر چکے ہوں۔ (جو امریکہ کے ہائی سکول اور پاکستانی کے ہائر سیکنڈری امتحان میں کامیابی کے مساوی ہے) درخواست دینے کے اہل ہیں یا پھر پچھلے پانچ برسوں کے دوران کسی ایسے پیشے میں دو سال کام کا تجربہ حاصل کیا ہو جس کو امریکہ کا لیبر ڈیپارٹمنٹ تسلیم کرلے تو لاٹری سکیم کے تحت درخواست دائر کی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ آپ کسی ایسے ملک کے باشندے ہوں جو ویزا لاٹری سکیم کے تحت اہل ملک قرار دیا گیا ہو۔

درخواست دینے کا طریقہ؟

ایک فرد DV-99 کے پروگرام میں صرف ایک درخواست دائر کر سکتا ہے ایک سے زیادہ درخواستوں کے جمع کرانے کی صورت میں درخواست گذار کا نام نکل آنے پر بھی اسے نااہل قرار دیا جائے گا۔ درخواست دھندہ پر لازم ہے کہ وہ اپنی درخواست پر ذاتی طور پر دستخط کرے بہتر ہے کہ وہ اپنی زبان کے حروف میں درخواست کے اوپر دستخط کرے۔ ذاتی طور پر دستخط نہ کرنے کی صورت میں درخواست خارج ہو جائے گی۔

درخواست کہاں اور کیسے بھیجی جائے؟

اگر آپ پاکستانی شہری کی حیثیت سے درخواست دے رہے ہیں تو آپ پاکستان میں ہوں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں آپ کی درخواست براعظم ایشیاء کے لئے مقررہ پتہ پر ارسال کی جائے گی۔ یاد رکھئے کہ دنیا بھر کے تمام ملکوں سے اس ویزا لاٹری اسکیم کی درخواستیں امریکہ کی ریاست نیو ہمشائر کے شہر پورٹس ماؤتھ میں واقع نیشنل ویزا سینٹر میں وصول کی جائیں گی لیکن دنیا کو چھ خطوں میں بانٹ کر ایک علیحدہ پوسٹل کوڈ مخصوص کر دیا گیا لہٰذا پوسٹ کوڈ کو واضح اور محتاط طور پر لکھنے کی بڑی ضرورت ہے پاکستان سمیت ایشیائی ممالک کے لئے زپ کوڈ 00210 مخصوص کیا گیا ہے اس کو صاف طور پر لکھنے کا خاص خیال رکھیں۔ اپنی درخواست مکمل کر کے اس کا جائزہ لے کر اسے لفافے میں بند کر کے لفافے کے بائیں کونے پر اپنی پیدائش کے ملک کا نام لکھیں اگر آپ پاکستان میں رہائش پذیر ہیں اور پاکستان میں ہی پیدا ہوئے ہیں تو پھر اوپر پیدائش کے ملک کے طور پر پاکستان کا نام اور پتہ کے آخر میں پھر پاکستان لکھا جائے۔

درخواست کے ساتھ نہ تو کوئی فیس کی رقم بھیجیں اور نہ ہی کوئی دستاویزات اور اسناد روانہ کریں صرف اور صرف ایک کاغذ پر مطلوبہ کوائف مع تصویر اور دستخط لکھ کر بھیج دیں اگر آپ کا نام نکل آیا تو پھر آپ کو مطلع کر دیا جائے گا تب آپ سے امریکن قوانین کے مطابق امیگرنٹ ویزا کے اہل ہونے کی جانچ پڑتال اور کاروائی مکمل کرنے کو کہا جائے گا۔ امریکہ میں انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی دنیا بھر کے لاٹری سکیم میں شرکت کے خواہش مند افراد کو امیگرنٹ ویزا لاٹری DV-99 کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ امریکی حکومت نے بار بار اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ویزا لاٹری سکیم میں شرکت مفت ہے کسی کو کوئی ادائیگی نہ کریں۔ اس میں شرکت کے کمپیوٹرائزڈ فارم عام بازار میں دستیاب ہیں۔

000

یعقوب امجد

اخلاقِ عالیہ - سچ

انسان اخلاق سے عبارت ہے اور اخلاق ہی ہر کہتر و مہتر کا وہ زیور ہے جس کی بدولت انسان اپنے حلقہ احباب اور معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انسان ترقی کرتا ہوا اپنے اخلاق حمیدہ کی وجہ سے ارتقا کی انتہا کو پا لیتا ہے اور اخلاق سے خالی ہو کر اسفل میں جا گرتا ہے۔

آج اس کالم "اخلاق کریمانہ" سے متعلق ایک انتخاب پیش کرتے ہیں لیجئے۔ مطالعہ کیجئے اور ہمیں اپنی آراء سے مطلع فرمائیے۔ اخلاق کا دامن چونکہ وسیع ہے۔ اس لئے اول ہم "سچ" کے تذکرے سے آغاز کرتے ہیں۔ کیونکہ اخلاق میں سچ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ بلکہ سچ نیکیوں کا منبع ہے اخلاق میں سے سچ ہی اخلاقیات کا مصدر ہے۔ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی خدا کی رضا کی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ کہتے ہیں:۔ سچ کا بول بالا اور جھوٹ کا منہ کالا۔ اب سچ سے متعلق چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

منظور ہے گذارش احوال واقعی
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے
(غالب)

سچ کہو! سچ کہو! ہمیشہ سچ
ہے بھلے مانسوں کا پیشہ سچ
سچ ہے دنیا میں نیکیوں کی جڑ
سچ نہ ہو تو جہاں جائے اجڑ
(اسماعیل)

سلف کی دیکھ رکھو! راستی و راست اخلاقی
کہ ان کے دیکھنے والے ابھی کچھ لوگ ہیں باقی
(حالی)

کہا تیری ہر بات کا یاں یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امیں ہے
(حالی)

ہوئی ایسی عادت پہ تعلیم غالب
کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
(حالی)

دیے پھیر دل ان کے مکرو ریا سے
بھرا ان کے سینے کو صدق و صفا سے
(حالی)

000

حافظ جواد احمد- مربی سلسلہ

علم کے آداب

1- جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ کسی بات میں مصروف ہو تو اسے چاہئے کہ وہ پہلے بات کو مکمل کرے اور پھر بعد میں اس سوال کا جواب دے۔

2- علمی بات پہنچانے کے لئے بلند آواز سے بھی پکارا جاسکتا ہے۔

3- مجلس میں جہاں خالی جگہ ہو وہاں بیٹھو ورنہ آخر میں بیٹھو۔

4- علم کی بات بتاتے ہوئے وقفہ ڈال کر بات کی جائے۔

5- عالم کو چاہئے کہ دین کو آسان اور سادہ رنگ میں پیش کرے۔

6- علم کو پر لطف بنایا جائے۔

7- علم کے حصول کے لئے سفر بھی کیا جائے۔

8- سب سے بہتر علم وہ ہے جس سے انسان خود بھی مستفید ہو اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔

9- حصول علم کے لئے دعا ضروری ہے۔

10- اگر کوئی نصیحت کے درمیان معیوب بات دیکھے تو ناپسندیدگی کا اظہار کرے۔

11- حصول علم کے لئے ضروری ہے کہ بہتر سوال کرے لغو سوال نہ کرے۔

12- اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے بار بار پوچھے حتیٰ کہ سمجھ آجائے۔

13- علم کی بات کو تکرار سے پیش کیا جائے۔

14- علم کی بات کو لکھ دینا چاہئے تا یاد رہے۔

15- علم کا تعلق ایمان سے ہے۔

16- عالم کو اپنے علم کو بڑھاتے رہنا چاہئے۔ تھوڑے علم پر اکتفا نہ کرے۔

17- استاد کو اپنے ساتھیوں سے ان کے علم کا جائزہ لینے اور اضافے کی خاطر سوال کرنا چاہئے۔

18- علم کی مجالس سے بے اعتنائی نہ کی جائے کیونکہ یہ تکبر کے مترادف ہے۔

19- اگر کسی علمی مجلس میں بیٹھے ہو اور بات سمجھ میں نہ بھی آئے تو دعاؤں میں وقت صرف کرو۔

20- علمی باتوں کو پھیلاؤ اور ان کی تشہیر کرو۔

21- علم محنت سے حاصل ہوتا ہے۔

22- علمی باتیں سکھانے کے لئے ابتداء میں چھوٹی چھوٹی علمی باتیں سکھائی جائیں اس کے بعد بڑی باتیں سکھائی جائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق پر امریکی دباؤ میں اضافہ

عراق کی حکومت نے صدر صدام حسین کی قیادت میں اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں پر جو اعتراض کیا تھا اور جس طرح سے ان لوگوں کو عراق سے نکال باہر کیا اور ان کو بحرین بھجوادیا تھا اس پر امریکہ میں سخت ناراضگی اور غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امریکہ کے لیڈروں اور رائے عامہ کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ عراق کی یہ حرکت قابل سزا ہے لہٰذا اس کا قرار واقعی نوٹس لیا جائے اور اگر اس بارے میں ضروری ہو تو عراق پر حملہ بھی کیا جائے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی امریکہ کی طرف سے عراق پر حملہ کرنے کی دھمکی دی جاچکی ہے۔

عراق کے صدر صدام حسین کا یہ خیال لگتا ہے کہ عراق کی حمایت میں بولنے والے اب ضرور کچھ ممالک پیدا ہو چکے ہیں اور وہ عراق کی حمایت میں بولیں گے تو امریکہ پر دباؤ پڑے گا۔ اس بارے میں عراق کو چین روس اور فرانس سے ہمدردی کی توقع ہے۔ اس کے علاوہ اب کئی عرب ممالک بھی عراق کی حمایت کرسکتے ہیں۔

اس بات کے علاوہ عراق کے صدر صدام حسین نے اپنی طرف سے یہ پیشکش بھی کی ہے کہ وہ اس معاملے پر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

یاد رہے کہ عراق کا کہنا یہ ہے کہ اس نے اقوام متحدہ کی تمام شرائط پوری کر دی ہیں لہٰذا اب اس کے خلاف پابندیاں جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ عراق کا اعتراض یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے روپ میں جو لوگ بھجوائے جاتے ہیں ان میں امریکہ کے جاسوس شامل ہوتے ہیں جن کا مقصد عراق کے اندرونی نظام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہوتا ہے لہٰذا ان انسپکٹروں میں امریکیوں کو شامل نہ کیا جائے۔ ماضی میں بھی عراق اسی قسم کے اعتراض امریکہ کے نمائندوں پر کرچکا ہے۔

درحقیقت تو یہ اسلامی ملکوں کا کام ہے کہ وہ عراق کی حمایت کریں اور عرصہ 7 سال سے جو سختی عراق کے ساتھ ہو رہی ہے اب اس کو مزید جاری نہ رکھا جائے بلکہ اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ عرب لیگ نے عراق کے حق میں آواز بلند کی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ عراق کی حمایت پورے زور سے کی جائے تاکہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کو یہ احساس ہو جائے کہ اسلامی ممالک اس بارے میں سنجیدہ ہیں اور وہ عراق پر مزید سختی کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔

○○○

فلسطین اسرائیل مذاکرات

امریکہ کی میزبانی میں امریکہ کی سرزمین پر فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اگرچہ اس بارے میں کوئی واضح بات سامنے نہیں آسکی۔ کیونکہ دنیا یہ جاننا چاہتی ہے کہ کیا اسرائیل کے رویے میں کوئی لچک آئی ہے یا نہیں۔ اسرائیل نے ماضی قریب میں فلسطینیوں اور عربوں کے ساتھ جو محاذ آرائی کا رویہ اپنایا ہوا ہے اس کے پیش نظر فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان محاذ آرائی کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہے۔ اسی وجہ سے یہ مذاکرات جو آج سے چند ماہ پہلے ہو جانے چاہئیں تھے وہ مسلسل ملتوی ہوتے رہے اب امریکہ کے دباؤ پر یہ مذاکرات شروع ہوئے ہیں تو اس کا کوئی نتیجہ بھی برآمد ہونا چاہئے۔ بصورت دیگر یہ ساری کوشش اور مذاکرات ناکام بھی ہو سکتے ہیں۔ اور صورت حال میں بہتری کی جو امید پیدا ہوئی ہے وہ ناامیدی میں بھی بدل سکتی ہے۔

○○○

15 ممالک کے گروپ کا اجلاس

ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں 15 ممالک کے سربراہان کی ایک میٹنگ شروع ہو رہی ہے۔ جس میں ترقی یافتہ ممالک کے گروپ آف سیون کی طرز پر ترقی پذیر ممالک کی اقتصادیات کے بارے میں صورت حال پر غور کیا جائے۔

اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ملائیشیا کے بے باک گفتار وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک نے سٹہ کھیل کر مشرق بعید کے ممالک کو غریب کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ضروریات کے مطابق مغربی ممالک کو اپنے قواعد میں تبدیلی کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ مہاتیر محمد کو نظر بد سے بچائے وہ مغربی ممالک اور ان کے اقتصادی نظاموں پر جو سخت تنقید کرتے ہیں وہ مغربی ممالک کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ ان کے طرز عمل سے ان ممالک میں مہاتیر محمد کے خلاف رائے عامہ جنم لے رہی ہے۔ اور اس وقت مہاتیر محمد کا جو اونچا کردار تیسری دنیا کے ممالک میں بن چکا ہے وہ ان کے لئے خطرے کی گھنٹی بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

○○○

الجزائر میں فوجی جرنیل کی تبدیلی

الجزائر میں مسلمانوں کا ایک طبقہ دوسرے طبقے کی زندگیوں سے جو ہولناک کھیل رہا ہے اس کے نتیجے میں گذشتہ 5 سال کے اندر 60 ہزار سے زائد افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اس قتل و خون کے ذمہ دار کون ہیں یہ معمہ پوری طرح حل نہیں ہو رہا۔ تاہم گڑبڑ کے علاقے میں متعین فوج کے کمانڈر کو تبدیل کرنے کی خبر کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کمانڈر کی تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ ان پر یہ الزامات تھے کہ وہ قتل و غارت میں ملوث گروپوں کی تائید اور امداد کرتے تھے۔ اس سے تصویر کا ایک یہ پہلو سامنے آیا ہے کہ خود مسلح افواج بعض متحارب گروہوں کی تائید کر رہی ہیں اور اس قتل عام میں فوج بھی ملوث ہے۔ یہ افسوسناک خبر صورت حال کی دردناکی میں اور اضافہ کر رہی ہے۔ کیونکہ جہاں پر اسلامک نجات فرنٹ کا ایک مسلح گروپ اس قتل عام کا ذمہ دار قرار دیا جا رہا تھا وہاں پر اب حکومت کی طرف سے بھی اس ہولناک صورت حال میں حصہ لینے کا اظہار ہو رہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جب اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے الجزائر میں جاری کشت و خون پر تشویش کا اظہار کیا تو الجزائر کی حکومت نے اس پر رد عمل ظاہر کیا تھا اور اس بیان کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا تھا۔

○○○

طب و صحت

یہ بات تو تقریباً ہر شخص کے ساتھ کبھی نہ کبھی ہوتی ہی ہے کہ ایسے لگتا ہے کہ آنکھ میں کچھ پڑ گیا ہے۔ ہم آنکھیں مسلنے لگتے ہیں اور درد بڑھنے لگتا ہے۔ پانی کے چھینٹے بھی مارتے ہیں لیکن آرام نہیں آتا۔ اس کے متعلق ماہرین چشم یہ کہتے ہیں کہ آنکھ کے نیچے کا پپوٹہ نیچے کیجئے اور اوپر کا پپوٹہ اوپر اور یہ دیکھنے کی کوشش کی جائے کہ کوئی چیز ان دونوں پپوٹوں میں سے کسی کے ساتھ لگی ہوئی تو نہیں۔ اگر لگی ہوئی ہو تو کسی گیلے کپڑے سے دھونے سے اسے آسانی سے اتارا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی چیز آنکھ میں پڑی ہو اور وہ اس طرح کہ گویا پپوٹوں میں نہیں سیدھی آنکھ میں پڑی ہے تو ہرگز کوشش نہ کیجئے کہ آپ کسی کپڑے سے یا اپنے ہاتھ سے اس چیز کو نکالنے کی کوشش کریں۔ آنکھ پر پٹی باندھ لیں تاکہ آنکھ زیادہ ہلے جلے نہیں اور پھر فوری طور پر کسی ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا جائے۔ یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جوں جوں ہم آنکھوں کو ملتے ہیں۔ ان میں سرخی بھی آتی ہے اور درد بھی بڑھتا ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا بات کو ذہن میں رکھئے اور اس پر عمل کیجئے۔

(ن۔س)

○○○

آپ کا خط ملا

مکرمہ امتہ المنان قمر صاحبہ اہلیہ مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ حال نیو جرسی امریکہ سے تحریر کرتی ہیں۔

ہم چند ماہ سے نیو جرسی امریکہ میں اپنے بیٹوں کے پاس قیام پذیر ہیں۔ امسال ماہ جون میں امریکہ کی جماعتوں کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد کینیڈا کے جلسہ میں شمولیت کی تیاری میں تھے کہ میرے میاں میر غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ کو دل کی اچانک تکلیف شروع ہوئی۔ معائنہ کروانے پر معلوم ہوا کہ دل کی شریانوں میں نقص ہے اور فوری بائی پاس اپریشن کی ضرورت ہے چنانچہ اگلے ہی روز 27 جون کو بائی پاس اپریشن ہوا۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اس اپریشن کے دوران اور بعد میں نیو جرسی اور نیویارک میں مقیم احمدی احباب نے جس خلوص اور جذبہ ہمدردی کا سلوک کیا اسے الفاظ کا جامہ پہنانا ممکن نہیں۔

احباب دور دراز سے ہسپتال میں قیام کے دوران پہنچتے رہے اور بعد میں گھر پر بھی پہنچ کر عیادت کرتے رہے۔ ہم پردیس میں تھے اور ہمدردی کا اظہار کرنے والوں میں سے اکثر سے ہماری رشتہ داری یا میل ملاقات نہیں تھی۔ یہ صرف احمدیت کی برکت اور اخوت ہے کہ اس کی وجہ سے ہم سب کے دل ایک ساتھ دھڑکتے اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور تعلق کا لازوال جذبہ رکھتے ہیں۔

میں ان سب احباب و مستورات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ یہ بھی درخواست کرتی ہوں کہ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے خدا تعالیٰ میرے خاوند کو محفوظ رکھے۔ اور ہمیں صحت و سلامتی کے ساتھ واپس وطن پہنچنے کی توفیق دے اور تمام پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

سے کام کرنے میں کون سے مجلس اول ہے۔ (عبادات) کی باقاعدگی میں کون سے مجلس اول ہے۔ اس قسم کے مقابلوں سے ایک دوسرے سے بڑھنے کی روح ترقی کریگی۔ اور اگر کسی مجلس کا کام فرض کرو پچھلے سال بھی 10 فیصدی تھا اور اس سال بھی 10 فیصدی تو اس کے متعلق سوچنا چاہئے کہ وہ کیا وجوہ ہیں جو اس مجلس کی ترقی میں روک ہیں۔ پس ایسے ذرائع سوچے جاسکتے ہیں جن سے معین نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

ہے۔ اور سرزمین کینیڈا کو دنیا میں انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور آستانہ الٰہی میں دعائیں کی جاتی ہیں کہ کاش ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔ آج ہم سب کینیڈین جان کیبٹ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں جس نے ہمارے لئے آج سے پانچ سو سال قبل یہ خطہ زمین یعنی کینیڈا دریافت کیا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ بشارت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ شفیق احمد صاحب شیخ ٹریڈرز دنیا پور ضلع لودھراں گردوں کی انفیکشن کی وجہ سے عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ چک نمبر312 ج۔ب کھتووالی کے نواسے عشر عدیل کا اپریشن عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی فاضل صدر محلہ دار النصر غربی ربوہ کی انکھوں کا کامیاب اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو گیا ہے احباب مکمل صحت اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کریں۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی کا نام نبیلہ راشدہ سے تبدیل کرکے راشدہ نبیلہ رکھ لیا ہے آئندہ اسے اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔"

محمد اکرم ساکن 34/21 دار النصر وسطی ربوہ

○ میں نے اپنی بیٹی کا نام نجمہ شاہین سے تبدیل کرکے انیقہ رفیق رکھ لیا ہے آئندہ اسے اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔"

محمد رفیق دار العلوم جنوبی ربوہ

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ملک جاوید احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ)

مکرم ملک جاوید احمد صاحب ابن مکرم ملک میراں بخش صاحب ساکن نمبر9/2 دار العلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مکان نمبر9/2 دار العلوم جنوبی ربوہ برقبہ 13 مرلے 36 م-ف ان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہمارے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم ملک جاوید احمد صاحب (پسر)
(2) مکرم ملک طارق محمود صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 10-نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 کوئز- خطبات امام-
2-30 درس کلام الٰہی (نمبر21)(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر کوئز تحریک پاکستان (حصہ دوم)-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- "جام پور"-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز حصہ دوئم- تحریک پاکستان-
12-00 درس کلام الٰہی (نمبر21)(1996ء) از حضرت صاحب بیت الفضل لندن-
1-30 کوئز خطبات امام پر-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سپورٹس- آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 نارو یجئین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیو پیتھی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 ترکی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

منگل 11-نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
3-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 نارو یجئین زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 سپورٹس- آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ-
8-00 اردو کلاس-
9-00 نارو یجئین زبان سیکھئے-
10-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 طبی معاملات- "بلڈ ٹرانسفیوژن" (پروگرام نمبر1)- مہمان- ڈاکٹر اکرم وقار صاحب- میزبان- ڈاکٹر سہیل احمد-
4-30 مذاکرہ- کلام الٰہی کو سکھانا اور پڑھانا-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 نارو یجئین پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

ضرورت باورچی

○ ہوسٹل بیوت الحمد- ربوہ میں ایک تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے۔ جو وسیع پیمانہ پر کھانا پکانے کا تجربہ رکھتا ہو۔ درخواستیں جلد سے جلد نظارت تعلیم میں ارسال کریں۔

بقیہ صفحہ 1

عالیہ احمدیہ سنایا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اس کا خرچ بہت بڑھ گیا تو اس نے خرچ کے کم کرنے کے لئے کچھ نوکر موقوف کر دئے۔ رات کو اس نے رؤیا دیکھی کہ خزانوں کے دروازے کھلے ہیں اور روپوؤں کی گاڑیاں بھر بھر لے جائی جا رہی ہیں۔ اس نے پوچھا تم کون ہو اور کیا کر رہے ہو۔ ایک نے کہا ہم فرشتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا ہے کہ ہم پہلے ان لوگوں کو اس شخص کی معرفت دیتے تھے اب اس نے ان کو نکال دیا ہے اس لئے جہاں جہاں وہ جائیں ان کے لئے وہیں پہنچاؤ اس لئے ہم یہ گاڑیاں بھر بھر کر لے جا رہے ہیں۔ اس نے صبح اٹھ کر تمام ملازمین کو واپس بلا لیا۔

تو خدا تعالیٰ اس رنگ میں بھی دلواتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کی آمدنیوں میں ترقی ہوتی ہے۔

(از خطبہ 3۔ نومبر 1916ء)

بقیہ صفحہ 3

تمام دنیوی سہارے مذہبی قانون نے لے لئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا کرے۔ سہارا تو ایک کمزور انسان کے لئے ضروری تھا اور اس سہارے کو لے لینا ایسا ہی ہے جیسے ایک لنجے کی سوٹیاں لے لی جائیں۔ یا بیمار کے نیچے سے گاؤ تکیہ نکال لیا جائے۔ یا ایک کمزور انسان جب کرسی پر بیٹھنے لگے تو اس کے نیچے سے کرسی کھینچ لی جائے ایسی حالت میں اسے لازماً کسی اور سہارے کی ضرورت پیش آئے گی۔ اور وہ کہے گا میں کس پر سہارا لوں۔ میں تو گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے (-) اس کا جواب دیا ہے۔ فرماتا ہے (اور جھک جاؤ تم ہمارے اوپر سہارا لے لو اور ہم پر جھک جاؤ) یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی انسان دوسرے کمزور انسان کی سوٹی تو لے لے مگر اپنا کندھا اس کے سامنے پیش کر دے اور کہے کہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلو۔ اسی طرح جب ناجائز ہتھیاروں اور ناجائز سہاروں سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا تو فرمایا کہ چونکہ تمہیں کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت ہے اس لئے ہم تمہیں کہتے ہیں تم ہم پر جھک جاؤ اور ہمارا سہارا لے لو تو (اور رکوع کرو) کا لفظ توکل علی اللہ پر دلالت کرتا ہے اور اس میں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ ایمان لانے والے کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ میرے کاموں میں جو نقائص ہیں خدا تعالیٰ ان کا خود ذمہ دار ہے۔ کیونکہ جب کامیابی کے حصول کی ناجائز دنیوی تدبیروں سے اس نے منع کر دیا ہے تو اب وہ ہمارا خود ذمہ دار ہے اور وہ آپ ہمارے نقصوں اور ہماری خامیوں کو پورا کرے گا۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

23۔ دین میں سختی پیدا نہ کرو اور ہر وقت نصیحت نہ کرتے رہو۔

24۔ علم پر حسد کی حد تک رشک کرنا جائز ہے۔

25۔ سردار بننے کے بعد علمی باتیں سیکھ تا دوسروں کو سکھا سکے۔

26۔ ایک ہی بات سے مختلف نتائج اخذ کرنا بھی ایک عالم کی صفت ہے۔

27۔ عالم کی طرف کوئی جھوٹی بات نہ منسوب کی جائے۔

28۔ عالم کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہئے۔

29۔ علم کی مجالس میں خاموشی سے بیٹھنا چاہئے۔

30۔ بعض اوقات جائز باتوں کو بھی اس غرض سے چھوڑنا پڑتا ہے تاکہ لوگ ٹھوکر نہ کھائیں۔

نوٹ:۔ ان آداب میں سے اکثر کو صحیح بخاری سے اخذ کیا گیا ہے۔

○○○

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 6- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے سرکاری ملازمین کے لئے گولڈن ہینڈ شیک اور قبل از وقت ریٹائرمنٹ سکیم پر عمل درآمد روک دیا ہے اس سلسلہ میں انتظامی تنظیم نو کمیشن کی سفارشات موصول ہونے پر حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ اس بات کا فیصلہ وزیر اعظم کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا ہے۔ اب تک ہونے والی تمام بھرتیوں کی شفاف اور غیر جانبدارانہ جانچ پڑتال کی جائے گی اور بغیر میرٹ کے ہونے والی بھرتیوں کا سراغ لگایا جائے گا۔ اسلام آباد میں سمندر پار پاکستانیوں کے لئے رہائشی سیکٹر بنانے کے لئے بھی ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ حکومتی ادارے اپنی اراضی بیچ کر قرضے ادا کریں۔ بسوں کوچوں پر امپورٹ ڈیوٹی میں کمی کے بعد قرضوں کی سہولت میں اضافہ ہو گا۔

○ لاہور میں ملتان روڈ پر موڑ سمن آباد کے قریب ایم سی مڈل گرلز سکول میں کلورین گیس کا سلنڈر پھٹنے سے 400 بچے اور بچیاں بے ہوش ہو گئیں۔ استانیاں اور بچے جانیں بچانے کے لئے باہر بھاگے تو سکول کا مین گیٹ بند پایا۔ چیخ و پکار کرتے ہوئے بچے بچیاں بے ہوش ہو کر گرنے لگ گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد قیوم نے وفاقی اٹارنی جنرل کو ہدایت کی ہے کہ وہ 17 نومبر کو عدالت میں بتائیں کہ چیئرمین سینٹ اور سپیکر قومی اسمبلی کے پاس وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور وفاقی وزیر قانون کے خلاف بھیجے گئے نااہلی کے ریفرنسوں پر کیا کارروائی کی گئی ہے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے سپریم کورٹ میں مقرر ہونے والے پانچ ججوں کی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ سنیارٹی کو مسترد کر کے ان کی سنیارٹی تبدیل کر دی ہے۔ وزارت قانون نے جسٹس ریاض کو پہلے جسٹس مامون کو دوسرے، جسٹس عارف کو تیسرے، جسٹس منیر کو چوتھے اور جسٹس عبدالرحمان کو پانچویں نمبر پر رکھا تھا۔ جبکہ چیف جسٹس نے مامون قاضی کو پہلے عبدالرحمان خان کو دوسرے۔ شیخ ریاض کو تیسرے۔ عارف چوہدری کو چوتھے اور منیر اے شیخ کو پانچویں نمبر پر رکھا ہے۔ چیف جسٹس نے سنیارٹی تبدیل کرنے کے لئے رولز میں ترمیم کی۔

○ کراچی میں ٹرانسپورٹ کی ہڑتال سے شہر کے بیشتر علاقوں میں پہیہ جام رہا۔ انتظامیہ کے ساتھ حکومتی مذاکرات ناکام رہے۔

○ باعتبار ذرائع کے مطابق ایوان صدر میں صدر مملکت وزیر اعظم، چیئرمین جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی چیف آف آرمی سٹاف۔ چیف آف ائیر سٹاف پاک بحریہ کے سربراہ۔ قومی اسمبلی میں دفاع کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کرنل (ر) غلام سرور چیمہ نے ایک الوداعی ظہرانہ میں شرکت کی جو صدر مملکت نے ائیر چیف مارشل عباس خٹک کے اعزاز میں دیا تھا۔ اس موقع پر ملکی سلامتی، مجموعی سیاسی اور آئینی صورتحال پر صدر۔ وزیر اعظم اور فوجی سربراہوں میں اہم صلاح مشورے ہوئے۔

○ ملک بھر میں کلرکوں نے اپنے مطالبات کے حق میں دفاتر کی تالہ بندی کی۔ اور احتجاجی جلسے منعقد کئے بعض مقامات پر کلرکوں نے احتجاجی جلوس بھی نکالے آزاد کشمیر میں بھی ہڑتال ہوئی۔ حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی گئی۔

○ توہین عدالت کیس کے سلسلہ میں سپیکر قومی اسمبلی نے سپریم کورٹ کو تمام مطلوبہ چیزیں اور اطلاعات فراہم کر دی ہیں۔ سپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو نے کہا کہ کارروائی کرنا کورٹ پر منحصر ہے۔ اس کا اپنا ضابطہ کار ہوتا ہے۔ عدلیہ پر مجھے پورا اعتماد ہے۔ جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں۔ نظام مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ سیاست دانوں کو پارلیمنٹ کے اندر سیاسی قوت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ایوان سے باہر کوئی فائدہ نہیں۔ حکومت کا غلطی تسلیم کرنا بڑی بات ہے۔

○ سپریم کورٹ نے وزیر اعظم کے خلاف محمد اکرم چوہدری کی طرف سے دی گئی توہین عدالت کی درخواست کی سماعت کے لئے 12 نومبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ خالد انور ارکان قومی اسمبلی اور اخبارات کے ایڈیٹروں کو صبح 9 بجے پیش ہونے کا نوٹس دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ کاشتکاروں کے لئے 40 ہزار روپے کا قرضہ ایک دن میں منظور ہو گا۔ کھاد بیج بھی مقامی ڈپوؤں پر ملے گی۔

○ مسلم لیگ کے سینئر قانون دانوں اور وزارت قانون و پارلیمانی امور کے بعض اعلیٰ افسروں نے وزیر اعظم محمد نواز شریف کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کی طرف سے دیئے گئے توہین عدالت کے نوٹس پر قانونی جنگ لڑنے کی بجائے غیر مشروط معذرت کر لیں۔ وزیر اعظم کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ توہین عدالت کے نوٹس کا قانونی طور پر مقابلہ کرنے کی صورت میں انہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

○ بلوچستان کابینہ کے دس نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا ہے۔ نئے وزراء میں پانچ مسلم لیگ تین جے یو آئی اور دو کا تعلق پیپلز پارٹی اور جونیجو گروپ سے ہے۔

○ گولڈن جوبلی آزادی کرکٹ کپ 98ء میں سری لنکا نے پاکستان کو 8 وکٹوں سے ہرا دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو 14 نومبر کو کراچی پہنچیں گی اور اگلے روز مزدور ریلی سے خطاب کریں گی۔

○ مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ایک بھارتی میجر سمیت 25 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں ایک مجاہد شہید ہو گیا ہے۔

○ جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ 31 مارچ تک نفاذ شریعت کے لئے اقدامات نہ ہوئے تو راستہ الگ کر لیں گے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں آئی بی کی طرف سے ملک کی 190 اہم شخصیات کی نجی اور سرکاری گفتگو کی خفیہ ریکارڈنگ پر مشتمل 5727 کیسٹس، ٹیپیں اور ان کے مسودات اپنے قبضے میں لے لئے ہیں۔ جن میں 164 ٹیپیں وزیر اعظم محمد نواز شریف اور 340 ٹیپیں چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی ہیں۔ فاضل عدالت نے یہ ریکارڈ عام انتخابات سے ایک دن قبل دو فروری کو اپنے قبضے میں لیا تھا۔ اس انتخاب میں پاکستان مسلم لیگ برسراقتدار آئی تھی۔

○ واپڈا کے نئے چیئرمین انجینئر شمس الملک نے اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔

○ مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نئے چیف الیکشن کمشنر کی حیثیت سے تقرری کے لئے سپریم کورٹ کے حاضر اور ریٹائر ججوں میں سے تین ناموں پر غور کر رہی ہے۔ 12 نومبر کو نئے چیف الیکشن کمشنر حلف اٹھائیں گے۔ تقرری کے لئے صدر مشورے کے پابند نہیں ہیں۔

○ سعودی عرب سے نکالے گئے دو ہزار پاکستانی بحری جہاز کے ذریعے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ جنہیں اپنے گھروں میں جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

○ امریکہ نے سوڈان پر نئی اقتصادی پابندیاں لگا دی ہیں۔ بینک قرضوں پر پابندی کے علاوہ امریکہ میں سوڈان کے تمام اثاثے ضبط کر لئے جائیں گے۔

○ کراچی میں چلتی ویگن پر فائرنگ سے 4 مسافر ہلاک ہو گئے ہیں اور 17 شدید زخمی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حامد ناصر چٹھہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر اقتدار کے مزے لوٹتے رہے پیپلز پارٹی سے اتحاد توڑنے میں اتنا بھی اخلاق برقرار نہیں رکھا کہ میری واپسی تک ہی انتظار کر لیتے۔ شاید میرا سامنا نہیں کر سکتے تھے۔ فرار کو غنیمت سمجھا۔

○ فیصل آباد سے راولپنڈی جانے والی بس برقع پوش ڈاکوؤں نے لوٹ لی۔ مزاحمت اور شور مچانے پر متعدد مسافروں پر تشدد کیا گیا۔ لٹنے والوں میں زیادہ تر تاجر شامل ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے کرپٹ افسروں کی "ذاتی شنوائی" کا اختیار چیف سیکرٹری سے لے کر وزیر اعلیٰ پنجاب کے سپرد کر دیا ہے۔ گریڈ 19 اور اس کے اوپر کے افسروں کی کسی الزام سے پہلے چیف سیکرٹری ذاتی شنوائی کرتے تھے۔ اب چیف سیکرٹری صرف گریڈ 18 کے افسروں اور سیکرٹری سروسز سمیت تمام صوبائی سیکرٹری گریڈ 17 کے افسروں کی ذاتی شنوائی کر سکیں گے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز ملیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں۔ رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائیت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر: فہیم احمد پم